بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶ — شمارہ ۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال قمر، محمد انعام غوری

شرح چندہ:
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian Pin. 143516.

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم رفیق احمد صاحب ... خزانہ کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۲۱ کی اطلاع منظر ہے کہ:- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ!

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لیے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

قادیان ۲۸ تبلیغ (فروری): محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ!!

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۷ ہجری — ۳ امان ۱۳۵۶ ہش — ۳ مارچ ۱۹۷۷ء

بسواپٹنہ ضلع شموگہ (صوبہ کرناٹک) میں

گوروہ پیمانہ سرو دھرم سمیلن (عالمی مذہبی اجتماع) کا انعقاد

اجتماع میں احمدی مبلغین و نمائندگان کی روزانہ تقاریر!

جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام کا انتظام!!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ متعینہ شموگہ

مذہبی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان

صوبہ کرناٹک میں شموگہ سے پچیس میل دور بسواپٹنہ میں یہاں کے ایک ہندو مذہبی راہنما شری رگھوبیندر گورو جی اور ان کی جماعت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء وسیع پیمانے پر لاکھوں روپے خرچ کر کے ایک سرو دھرم سمیلن کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شرکت کے لئے مختلف مذہبی راہنماؤں کو دعوت دی گئی تھی

اس اجتماع کے لئے بسواپٹنہ سے دو میل دور ۱۵۰ ایکڑ زمین کو مخصوص کیا گیا تھا جہاں پوجا پاٹھ۔ شادی بھنڈار۔ اور مختلف مذاہب کے علماء اور ودوانوں کے لئے عارضی طور پر ایک وسیع Auditorium بھی بنایا گیا تھا۔ نیز وسیع پیمانے پر نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

خاکسار کو اس کانفرنس کے بارہ میں جب اطلاع ملی تو کانفرنس کے انعقاد میں صرف نو دن باقی تھے۔ اطلاع ملنے پر خاکسار مکرم خضر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کو ہمراہ لے کر مذکورہ گورو جی سے ملا۔ اور اس کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کے لئے جماعت احمدیہ کا نام پیش کرتے ہوئے احمدی مبلغین کی تقاریر کے لئے اور نمائش گاہ میں احمدیہ بک اسٹال لگانے کے سلسلہ میں بات چیت کی۔ چنانچہ گورو جی نے کانفرنس میں ہر روز احمدی نمائندگان کو تقاریر کا موقع دینے کا وعدہ کیا۔ اور بک اسٹال لگانے کی بھی اجازت دی۔

جماعت احمدیہ شموگہ کی مستعدی

جماعت احمدیہ شموگہ نے اس زریں موقع سے تبلیغی فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت شاندار اور قابل تقلید مستعدی دکھائی۔ جماعت احمدیہ شموگہ کے انصار۔ خدام۔ اطفال اور ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے ہر ممکن حد تک تعاون کیا نیز ایکدوسرے سے بڑھ کر مالی قربانی پیش کی۔ اس مالی قربانی کے نتیجہ میں یہاں کی علاقائی کنڑی زبان میں "الانذار ہوشیار"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب "پیغام صلح"۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مضمون "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں"۔ نیز مشہور پمفلٹ "دیہی سار اکرشن" اور احمدیت کا تعارف وغیرہ لٹریچر قریباً پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔

جماعت احمدیہ ہر گاڑر نے بھی پانچ ہزار کے قریب کنڑی زبان میں لٹریچر شائع کر کے کانفرنس میں بھجوایا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مدراس اور بمبئی سے کچھ لٹریچر ہمراہ لائے۔ مرکز سے بھی لٹریچر بمبئی کی معرفت بھیجا گیا تھا مگر وقت کی قلت کی وجہ سے نہیں پہنچ سکا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سورب نے ایک ہزار کی تعداد میں لٹریچر بھجوایا۔

مرکزی مبلغین کی آمد

اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق بمبئی سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی قادیان سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور مدراس سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل تشریف لائے۔ چونکہ اس علاقہ میں کنڑی زبان بولی جاتی ہے جس میں نصف سے زائد افراد ناسمجھ کے ہیں۔ اس لئے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب کی شدید ضرورت تھی۔ نظارت نے ہماری درخواست پر ان کو بھجوایا۔ نظارت کے اس بروقت تعاون کے لئے خاکسار اور جماعت احمدیہ شموگہ بے حد ممنون ہے فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

مذہبی کانفرنس

روزانہ شام کو ۵ بجے سے ۸ بجے تک ایک وسیع پنڈال میں مذہبی کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ اس کانفرنس کے جلسوں کی صدارت کے لئے صوبہ کرناٹک کے ہندو مٹھوں (عبادت گاہوں) کے گوروؤں کو مدعو کیا جاتا تھا۔ ان گوروؤں کو جلسہ گاہ تک نہایت عزت و احترام کے ساتھ رتھوں میں بٹھا کر ہاتھی گھوڑوں کے جلوس نکال کر مقام اجتماع پر لایا جاتا تھا۔ دیگر مذاہب کے علماء کو بھی ان جلوسوں میں شریک کیا جاتا تھا۔ ہمارے تینوں مبلغین بھی پروگرام کے مطابق جلوسوں میں شریک کئے گئے۔ اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ انہیں بھی ہار پہنائے گئے۔

مختلف مٹھوں سے آنیوالے گوروؤں میں سنگیری کے جگت گورو اور ان کے نائب بھی شریک ہوئے۔ اسی طرح مشہور مذہبی راہنما اور ہر دلعزیز لیڈر آئی دیریندر ہیگڑے (منگلور) بھی شریک ہوئے تھے۔

اسٹیج پر علماء۔ ودوانوں۔ پنڈت اور سوامی گوروؤں کے لئے نشست کا انتظام کیا گیا۔ ہمارے ہر سہ مبلغین کے لئے تین کرسیاں نمایاں طور پر کرسی صدارت کے قریب ہی مخصوص کی گئی تھیں۔ احمدی مبلغین کے لباسوں کی وجہ سے اور مسلمان ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ خاص طور پر ان کی طرف رہتی تھی۔ کیونکہ اس وسیع اجتماع میں مسلمانوں کے کوئی اور نمائندے شروع سے آخر تک شریک ہونے والے نہیں تھے۔ صرف اور صرف احمدی ہی اسلام کی برابر نمائندگی کر رہے تھے اور احمدی مبلغین ہر روز اسٹیج پر لائے جاتے تھے۔

اسٹیج پر مبلغین کرام نے مختلف گوروؤں سے تعارف کرتے ہوئے لٹریچر بھی پیش کیا۔ اسی طرح ہر روز اسٹیج پر بیٹھنے والے منتخب اور مخصوص مدعوین کو بھی اسلامی لٹریچر دیا گیا۔

(باقی آگے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق!

اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفار کی عداوت

آنحضرت کے رحم پر کفار کی طرف سے نار والزام تراشیوں اور مظالم کی دردناک کہانی

اسلام کے خلاف جب قریش کی مخالفت شروع ہوئی تو پھر وہ دن بدن بڑھتی اور خطرناک صورت اختیار کرتی گئی۔ چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے کہ قریش نے فیصلہ کر لیا تھا کہ "یہ نیا مذہب صفحۂ دنیا سے مٹ دیا جائے اور اس کے متبعین اس سے بزور روک دیئے جاویں۔ اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی ایذا رسانی بڑھتی اور آتش غضب تیز ہوتی گئی۔" (لائف آف محمد از ولیم میور صفحہ ۹۱) در حقیقت جو فتنہ مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف برپا کیا اور اس کے مٹانے کے واسطے جو جو تدابیر کیں وہ ایک لمبی اور دردناک کہانی ہے جس کا سلسلہ ہجرت کے آٹھویں سال تک پہنچتا ہے۔

ابوطالب کے پاس قریش کا پہلا وفد

سب سے پہلی کوشش قریش کی یہ تھی کہ جس طرح بھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی ہمدردی اور حفاظت سے محروم کر دیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جب تک ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اس وقت تک وہ بین القبائل تعلقات کو خراب کرنے کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔ ابوطالب قبیلہ بنو ہاشم کے رئیس تھے اور باوجود مشرک ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مربی اور محافظ تھے اس لئے ان کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہاتھ اٹھانا بین القبائل سیاست کی رو سے بنو ہاشم کے ساتھ جنگ چھیڑنے کے مترادف تھا۔ جس کے لئے دوسرے قبائل قریش ابھی تک تیار نہ تھے۔ لہذا پہلی تجویز انہوں نے یہ کی کہ ابوطالب کے پاس دوستانہ رنگ میں ایک وفد بھیجا کہ وہ اپنے بھتیجے کو اشاعت اسلام سے روک دیں۔

چنانچہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عقبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، ابوسفیان وغیرہ جو سب رؤسائے قریش میں سے تھے ابوطالب کے پاس آئے اور نرمی کے طریق پر کہا کہ "آپ ہماری قوم میں معزز ہیں اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس نئے دین کی اشاعت سے روک دیں اور یا پھر اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں۔ اور ہمیں اور اس کو چھوڑ دیں کہ ہم آپس میں فیصلہ کر لیں۔" ابوطالب نے انہیں ساتھ بہت نرمی سے باتیں کیں اور ان کے غصہ کو کم کرنے کی کوشش کرتے رہے اور بالآخر انہیں کچھ ٹھنڈا کر کے واپس کر دیا۔

(بحوالہ سیرۃ ابن ہشام)

دوسرا وفد

لیکن چونکہ ان کی ناراضگی کا سبب موجود تھا بلکہ دن بدن ترقی کرتا جاتا تھا اور قرآن شریف میں بڑی سختی سے شرک کے رد میں آیات نازل ہو رہی تھیں۔ اس لئے کوئی لمبا عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ لوگ پھر ابوطالب کے پاس جمع ہوئے اور ان سے کہا کہ "اب معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے اور ہم کو رجس اور پلید اور شر البریہ اور سفہاء اور شیطان کی ذریت کہا جاتا ہے اور ہمارے معبودوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا جاتا ہے اور ہمارے بزرگوں کو لاعقل کہہ کر پکارا جاتا ہے اس لئے اب ہم بالکل صبر نہیں کر سکتے اور اگر تم اس کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو سکتے تو پھر ہم بھی مجبور ہیں۔ ہم پھر تم سب کے ساتھ مقابلہ کریں گے حتی کہ دونوں فریقوں میں سے ایک ہلاک ہو جاوے۔" ابوطالب کے لئے اب نہایت نازک موقعہ تھا۔ اور وہ سخت ڈر گئے اور اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا جب آپ آئے تو ان سے کہا "اے میرے بھتیجے! اب تیری باتوں کی وجہ سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھے ہلاک کر دیں اور ساتھ ہی مجھے بھی۔ تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہہ قرار دیا۔ ان کے بزرگوں کو شر البریہ کہا۔ ان کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا اور خود انہیں رجس اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اس دشنام دہی سے اپنی زبان کو تھام لو اور اس کام سے باز آجاؤ۔ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ اب ابوطالب کا پائے ثبات بھی لغزش میں ہے اور دنیاوی اسباب میں سے سب سے بڑا سہارا مخالفت کے بوجھ کے نیچے دب کر ٹوٹا چاہتا ہے مگر آپ کے پائے ثبات پر بل تک نہ تھا۔ نہایت اطمینان سے فرمایا "چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے۔ اور یہی تو وہ کام ہے جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں کہ لوگوں کی خرابیاں ان پر ظاہر کر کے انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤں۔ اور اگر اس راہ میں مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور میں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو آپ بیشک مجھے اپنی پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جاویں مگر میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر دیدیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور میں اپنے کام میں لگا رہوں گا جتی کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر فرما رہے تھے اور آپ کے چہرے پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں تھی۔ اور جب آپ تقریر ختم کر چکے تو آپ یک لخت چل پڑے اور وہاں سے رخصت ہونا چاہا۔ مگر ابوطالب نے پیچھے سے آواز دی۔ جب آپ لوٹے تو آپ نے دیکھا کہ ابوطالب کے آنسو جاری تھے۔ اس وقت ابوطالب نے بڑی رقت کی آواز میں آپ سے مخاطب ہو کر کہا "بھتیجے جا اور اپنے کام میں لگا رہ، جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔"

(بحوالہ ابن ہشام و زرقانی و ازالۃ الاوہام جلد اول صفحہ ۱)

تیسرا وفد

جب اس دفعہ بھی قریش ناکام رہے تو انہوں نے ایک اور چال چلی اور وہ یہ کہ قریش کے اعلیٰ خاندان سے ایک ہونہار نوجوان عمارہ بن ولید کو ساتھ لے کر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ "ہم عمارہ بن ولید کو اپنے ساتھ لائے ہیں اور تم جانتے ہو کہ یہ قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ہے۔ پس تم ایسا کرو کہ محمد کے عوض میں تم اس لڑکے کو لے لو اور اس سے جس طرح چاہو فائدہ اٹھاؤ اور چاہو تو اسے اپنا بیٹا بناؤ ہم اس کے حقوق سے کلیۃً دستبردار ہوتے ہیں اور اس کے عوض میں تم محمد کو ہمارے سپرد کر دو جس نے ہمارے آبائی دین میں رخنہ پیدا کر کے ہماری قوم میں ایک فتنہ پیدا کر رکھا ہے، اس طرح جان کے بدلے جان کا قانون پورا ہو جائیگا اور تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" ابوطالب نے کہا "یہ عجیب انصاف ہے کہ میں تمہارے لڑکے کو لے کر اسے اپنا بیٹا بناؤں اور اسے کھلاؤں اور پلاؤں اور اپنا بیٹا تمہیں دیدوں کہ تم اسے قتل کر دو۔ واللہ! یہ کبھی نہیں ہوگا۔" قریش کی طرف سے مطعم بن عدی نے کہا کہ "پھر اے ابوطالب تمہاری قوم نے تو تم پر ہر رنگ میں حجت پوری کر دی ہے اور اس تنگ جھگڑے سے اپنے آپ کو بچایا ہے مگر تم ان کی کوئی بات بھی ماننے نظر نہیں آتے۔" ابوطالب نے کہا "واللہ میرے ساتھ تو انصاف نہیں کیا جاتا اور مطعم میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی اپنی قوم کی پیٹھ ٹھونکنے میں میرے ساتھ بے وفائی کرنے پر آمادہ ہو، پس اگر تمہارے تیور بدلے ہوئے ہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں تم نے جو کرنا ہو کرو۔" بحوالہ ابن ہشام و طبری)

مسلمانوں کے متعلق قریش کا فیصلہ

رؤساء قریش ابوطالب کی طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے یہ تجویز کی کہ جس جس قبیلہ میں سے کوئی شخص مسلمان ہو چکا تھا وہ قبیلہ اپنے اپنے آدمی پر دباؤ ڈال کر اسے اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کرے چنانچہ سب نے مل کر باہم مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ نو مسلموں پر ان کے اپنے اپنے قبیلہ کی طرف سے زور ڈالا جائے۔ تاکہ کسی قسم کی بین القبائل پیچیدگی نہ پیدا ہو اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب خود مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیں گے تو آپ اکیلے کچھ نہیں کر سکیں گے اور یہ سارا کھیل بگڑ جائے گا۔ اس فیصلہ میں یہ بھی قرار دیا کہ صرف زبانی دباؤ تک نہ رہ جائے بلکہ ہر رنگ میں تنگ کر کے اور تکلیف میں ڈال کر نو مسلموں کو واپس لانے کی کوشش کی جائے۔ جب ابوطالب کو اس مشورہ سے اطلاع ہوئی تو انہوں نے بھی ایک جوابی تدبیر کے طور پر بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک جگہ جمع کیا اور حالات بتا کر تحریک کی کہ اس عداوت کے طوفان میں ہمیں محمد کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ابولہب کے سوا جو اسلام کی مخالفت میں اندھا ہو رہا تھا باقی سب نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور قومی غیرت میں آکر دوسروں کے مقابلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت کے لئے تیار ہو گئے۔ (بحوالہ ابن ہشام و طبری)

ان حالات نے مکہ کی فضا میں ایک آتشی مادہ پیدا کر دیا تھا۔ مگر چونکہ ابھی تک مسلمانوں کی ایذا رسانی کا فیصلہ ہر قبیلہ کی حدود کے اندر محدود تھا۔ اس لئے کوئی بین القبائل پیچیدگی پیدا نہیں ہوئی ہاں مسلمانوں کے لئے انفرادی طور پر سخت مصائب و آلام کا دروازہ کھل گیا اور اس وقت سے لے کر ہجرت یثرب تک کی داستان ایک خون کے آنسو رلانے والی داستان ہے۔

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول
صفحات ۱۷۹ تا ۱۸۳ مطبوعہ ۱۹۳۱ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے

از افادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں قرآن کریم نے دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے امور دینیہ مہمّہ کے ثبوت میں ایک اسیر کن بحث کی ہے وہاں اس نے ان مسائل کے ثبوت کے لئے وہ معجزات اور نشانات بھی پیش کئے ہیں جن کو دیکھنے کے بعد اور جن پر غور کرنے کے بعد انسان کا علم ذہنی، علم عینی اور یقینی بن جاتا ہے اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست فضیلت انبیاء سابقین پر ثابت کر دی ہے۔

سب سے بڑا معجزہ

جو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر ختم کر دیئے ہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ختم نبوت ایک دعویٰ نہیں جیسا کہ مسلمان عوام خیال کرتے ہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے جسے نشان کے طور پر ہر زمانہ کے لوگ دیکھ اور پرکھ سکتے ہیں ظاہر ہے کہ جو معنے عوام میں خاتم النبیین کے مشہور ہیں وہ تو ایسے معنے ہیں کہ شاید قیامت کے دن کسی پر حجت ہوں تو ہوں اس سے پہلے کسی غیر مسلم سے وہ دعویٰ نہیں منوایا جا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اگر یہود و نصاریٰ سے یہ کہا جاتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ان معنوں میں ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو اس کی کیا دلیل ان کے سامنے پیش کی جا سکتی تھی۔ اور وہ اسے کب مان سکتے تھے ظاہر ہے کہ فضیلت تو وہ ہوتی ہے جسے ثابت کیا جا سکے جسے ثابت نہ کیا جا سکے وہ فضیلت کیا ہوئی۔

ختم نبوت کا دعوےٰ

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت میں سے سب سے بڑا دعویٰ ہے اگر سب سے بڑا دعویٰ ثابت نہ ہو سکے تو بڑائی کس طرح ثابت ہوگی صحابہؓ کا نصاریٰ یا یہود سے یہ کہنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے نبیوں پر یہ فضیلت ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا کس قدر مضحکہ خیز ہو جاتا تھا۔ وہ ہنس کر کہتے کہ (۱) تم خود ایک مسیح کی آمد کے معتقد ہو (۲) کے آمدی اور گئے پیر شدی الٰہی آپ کے رسول کو آئے ہوئے کتنی مدت ہوئی کہ کہتے ہو کہ ان کے بعد نبی نہ آئے گا گذشتہ انبیاء کے بعد بھی تو فوراً نبی نہ آیا کرتے تھے بالعموم ایک عرصہ کے بعد نبی آتے تھے تمہارے نبی مسیح علیہ السلام کے چھ سو سال بعد آئے ہیں چھ سو سال تو انتظار کرو اس کا جواب مسلمان کیا دے سکتے تھے گویا ختم نبوت کے اس مفہوم کے منوانے کے لئے چھ سو سال کا انتظار ضروری تھا چھ سو سال تک آپؐ کا ختم نبوت کا دعویٰ بے دلیل رہتا تھا۔ مگر چھ سو سال کے بعد بھی تو مسلمان کچھ نہیں کہہ سکتے تھے کیونکہ یہ دلیل نصاریٰ اور یہود کی پھر بھی موجود تھی کہ تم اس آنے والے نبی کے بھی تو قائل ہو جسے تم مسیحؑ کا نام دیتے ہو اور پھر وہ اس وقت کہہ سکتے تھے کہ موسیٰؑ کے مرنے کے چند سال بعد یوشعؑ نبی ظاہر ہوا لیکن یوسفؑ نبی کے اڑھائی تین سو سال بعد موسیٰؑ نبی ظاہر ہوئے حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب یوسف کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ کبھی ایک نبی کے بعد جلد دوسرا نبی آ جاتا ہے اور کبھی لمبے وقفہ کے بعد خود تمہارے نبی تمہارے اپنے دعویٰ کے مطابق حضرت مسیح کے چھ سو سال بعد آئے پس صدیوں کا خالی گذر جانا تو کوئی ثبوت نہیں کہ فلاں مدعی کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ غرض گو یہ درست ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ آئے گا۔ مگر دشمن پر ان معنوں میں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو ثابت نہیں کر سکتے اور قیامت تک ختم نبوت کا یہ مفہوم ایک دشمن اسلام پر بطور حجت کے ثابت نہ کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں پس ختم نبوت کے اگر یہ معنے لئے جائیں تو ختم نبوت کی فضیلت جو آنحضرت کی سب سے بڑی

فضیلت ہے پردۂ خفا میں ہی قیامت تک چلی جائے گی اور قیامت کو اس کا ثابت ہونا کسی کے لئے بھی فائدہ بخش نہ ہوگا۔ ہاں اگر ختم نبوت کے یہ معنے کئے جائیں کہ پہلے نبی ایک ایک قوم کی تعلیم کو ختم کرتے تھے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سب دنیا کے

اور سب قوموں کے نبیوں کی نبوت کو ختم کیا ہے تو یہ دعویٰ آپؐ کا پہلے دن سے ہی ثابت کیا جا سکتا تھا اور اب تک اور قیامت تک ثابت کیا جا سکتا ہے اس دعویٰ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ سچے نبی کی علامت سابق کتب اور قرآن کریم اور عقل سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو اور اس کے تعلق کی نسبت سے اس کے پیرووں کا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا منکروں پر حجتِ قطعیہ سے ثابت کیا جا سکے کہ اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ سچا اور حق پر مبنی ہے اب اس دلیل کو اگر صحیح سمجھا جائے اور اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تو ایک مسلمان سب مذاہب کے لوگوں کو پہلے دن سے چیلنج دے سکتا تھا کہ ہمارے نبی کے خاتم النبیین ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس نے سب نبیوں کی نبوتوں کو ختم کر دیا ہے۔ اب کسی نبی کی اُمت میں کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا صرف آپ ہی کی اتباع کا براہِ راست تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ سیدھی بات ہے کہ یا تو اسلام کے منکر اس بات کا جواب دیتے کہ خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہو ہی نہیں سکتا اور یا یہ جواب دیتے کہ ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کا خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہے دونوں صورتوں میں فیصلہ آسان ہو جاتا ہے پہلے جواب کی صورت میں مسلمان آسانی سے اپنے برگزیدہ وجودوں کے نشانات پیش کر کے ثابت کر سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے براہِ راست تعلق ہے اور چونکہ دوسرے مذاہب کے لوگ اس راستہ کو بند قرار دے چکے ہوتے لازماً اس ثبوت کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو جاتا کہ خدا تعالیٰ کا براہِ راست تعلق انبیاء کی جماعتوں سے ضرور ہوتا ہے مگر اس وقت وہ تعلق صرف

اُمّتِ محمّدیہ

سے ہے اور کسی اُمت کے افراد سے نہیں پس معلوم ہوا کہ ان نبیوں کی نبوت ختم ہو چکی اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جاری ہے اور آپؐ کا ختم نبوت کا دعویٰ ثابت ہو جاتا اور دوسرے جواب کی صورت میں مسلمان ان لوگوں سے مطالبہ کرتے کہ آپ کے موجودہ بزرگوں کے الہامات اور وحی کو پیش کرو تا کہ ان کے صدق و کذب کو پرکھا جا سکے اور چونکہ فی الواقع دعویٰ محمدیت کے بعد باقی تمام اقوام سے براہِ راست تعلق (سوائے ایک عارضی تعلق کے) خدا تعالیٰ کا قطع ہو چکا ہے اس لئے لازماً وہ لوگ اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکتے تھے۔ اور اس طرح بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم نبوت کا دعویٰ ثابت ہو جاتا تھا اور یہ معنے جو میں نے کئے ہیں صرف ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک

نشان اور آیت

ہے کیونکہ محض دعویٰ وہ ہوتا ہے جسے انسان اپنی طرف سے پیش کرتا ہے اور خارج میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن نشان اور آیت کا ثبوت خارج میں موجود ہوتا ہے اور ختم نبوت کے وہ معنے جو میں نے اوپر کئے ہیں وہ ایسے معنے ہیں کہ ان کا وجود خارج میں موجود تھا اور مسلمانوں اور غیر اقوام میں دونوں میں موجود تھا مسلمانوں میں مثبت حیثیت سے اور غیر مسلموں میں منفی کی حیثیت میں۔

ختم نبوت کے دوسرے معنے کمال نبوت کے ہیں اور یہی معنے ... مرتبہ دار ہیں

کیونکہ ختم نبوّت کی آیت میں خَاتَم تلو کی زبر سے آتا ہے اور خاتَم تاء کی زبر سے آئے تو اس کے معنے مُہر کے ہوتے ہیں اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی پس خاتم النبیین کے معنے یہ ہوئے کہ یہ

نبی نبیوں کی مُہر

ہے اس کی تصدیق کے بغیر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ معنے بھی ہر وقت ثابت ہیں سابق نبیوں کے بارہ میں اس طرح کہ کسی نبی کی نبوّت قرآن کریم کی شہادت کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتی مسیح کو انجیل سے موسیٰؑ کو تورات سے کرشنؑ اور رامچندرؑ کو ان کی کتب سے زردشتؑ کو اوستا سے سچّا نبی ثابت نہیں کیا جا سکتا قرآنی دلائل اور نشانات سے ہی ان لوگوں کی سچّائی ثابت کی جا سکے گی اور آئندہ کوئی نبی آئے تو اس کے لئے آپؐ مُہر تھے۔ یعنی آپؐ سے باہر جا کر اور آپؐ سے الگ ہو کر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ کیوں ایسا نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن زندہ دلیل موجود ہے۔ دوسرا آزاد نبی تبھی آیا کرتا ہے جبکہ پہلے نبی کی کتاب میں خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ مگر قرآن کریم پہلے دن کی طرح اپنے الفاظ میں اور تاثیر میں محفوظ ہے اس کے الفاظ کی حفاظت کے دشمن بھی اقراری ہیں۔ اس کی تاثیر کے شاہد وہ روحانی بزرگ ہیں جو ہر وقت اسلام میں موجود رہتے ہیں۔ وہ کبھی **مجدد** کہلاتے ہیں کبھی

اُمّتی نبی

کبھی ولی اللہ مگر رہتے ہمیشہ ہیں اور سب کے سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار کرتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ ثبوت اور ختم نبوّت کا کیا ممکن ہے خلاصہ یہ ہے کہ ختم نبوّت سب سے بڑا نشان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا ہے جو میرے بیان کردہ معنوں کے رو سے ہمیشہ ہی ثابت ہے اور ہر وقت دشمنوں پر اس کی صداقت ثابت کی جا سکتی ہے اور ہماری طرف سے کی جا رہی ہے۔

دُوسری آیت جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالےٰ نے ظاہر کی وہ یہ ہے کہ آپؐ کو

دَنٰی فَتَدَلّٰی

کا بلند مقام ملا گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل تجلّی ظاہر کی پھر آپؐ کے ہی متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع ۴) (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان لوگوں سے کہدے کہ اگر تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبّت موجزن ہے اور تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیار کرے تو تم میری اطاعت کرو خدا تعالےٰ تم سے محبّت کرنے لگ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر آپؐ کی شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء ع ۹) یعنی جو شخص بھی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ اس گروہ میں شامل ہو جاتا ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے انعامات نازل کئے یعنی نبیوں یا صدیقوں میں یا شہیدوں میں یا صلحاء میں اور یہ لوگ بہترین رفیق ہیں دیکھو یہ

کتنا بڑا انعام

ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کہ آپ کی متابعت اور پیروی میں اللہ تعالےٰ نے نبوت اور صدّیقیت اور شہادت اور صالحیّت کا مقام رکھ دیا اور درحقیقت بڑا آدمی وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بڑے بڑے آدمی ہوں ایک پرائمری کے مدرس اور ایم اے کے پروفیسر میں کیا فرق ہوتا ہے یہی کہ پرائمری کے مدرس سے پڑھنے والے چھوٹے چھوٹے طالب علم ہوتے ہیں اور ایم اے کے پروفیسر سے پڑھنے والے بڑے بڑے طالب علم ہوتے ہیں لفظاً استاد میں تو دونوں شریک ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک کو بڑا کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بڑے لوگوں کو پڑھاتا ہے اور اس کے شاگرد بڑے درجہ کے ہوتے ہیں اور دوسرے کو چھوٹا کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ چھوٹوں کو پڑھاتا ہے اور اس کے شاگرد چھوٹے درجہ کے ہوتے ہیں اسی طرح نبی تو سارے ہیں مگر

بڑا نبی

وہی ہو گا جس کے مخاطب بڑی قابلیت کے ہوں اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے وہ ایسے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص انعامات نازل کئے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صلحاء کے گروہ میں اور یہ بہترین رفیق ہیں گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کے متعلق فرمایا کہ وہ نبیوں میں شامل ہوں گے وہ صدیقوں میں شامل ہوں گے وہ شہیدوں میں شامل ہوں گے وہ صلحاء میں شامل ہوں گے لیکن جہاں باقی نبیوں کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبیوں کا لفظ شامل نہیں فرمایا بلکہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ (حدید ع ۲) یہاں رسول نہیں بلکہ رُسُل کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں انبیاء سابقین کی طرف اشارہ ہے اور فرماتا ہے کہ دوسرے رسولوں کے کامل متبع صرف صدیق اور شہید بن سکتے تھے نبی نہیں بن سکتے تھے۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ نمایاں سلوک ہے کہ آپ کے کامل متبع نعمتِ نبوت بھی حاصل کر سکتے ہیں جبکہ پہلے نبیوں کی اتباع میں صرف صدّیقیت اور شہادت کا درجہ مل سکتا تھا

اس بات کا ثبوت اس حدیث سے بھی ملتا ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ یعنی اگر موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو میری اطاعت و فرمانبرداری کے سوا ان کے لئے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ غرض اللہ تعالےٰ نے آپ کو دوسرے نبیوں پر یہ

مقامِ فضیلت

عطا فرمایا ہے کہ آپؐ کے کامل شاگرد نبوت کے مقام تک پہنچ سکتے ہیں مگر ایسی نبوّت جو ظلّی اور بروزی ہو یعنی نبی ہونے کے باوجود وہ آپؐ کے کامل غلام اور شاگرد ہونگے

بعض لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں کیونکہ نبی کے نام میں ہم اوروں کو بھی آپؐ کا شریک ٹھہراتے ہیں مگر یہ اعتراض قلّتِ تدبّر کا نتیجہ ہے دنیا میں ہزاروں جگہ یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ استاد بھی ایم اے ہوتا ہے اور اس کا شاگرد بھی ایم اے ہوتا ہے مگر کیا وہ دونوں ایک ہوتے ہیں؟ کیا لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ کالج کا پروفیسر بھی ایم اے ہوتا ہے دوسرا پروفیسر بھی ایم اے ہوتے ہیں اور آگے ان کے شاگرد بھی ایم اے پاس کر لیتے ہیں اس میں ان کی کیا ہتک ہو جاتی ہے جس پروفیسر کے زیادہ شاگرد پاس ہو کر ایم اے بن جائیں اس کی زیادہ عزّت کی جاتی ہے حالانکہ وہ سب کے سب اس کے نام میں شریک ہو جاتے ہیں پس نام کی شرکت کوئی معنے نہیں رکھتی اصل چیز درجہ کی شرکت ہے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ کوئی شخص اپنے درجہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بڑھ سکتا۔ وہ بہرحال

آپؐ کا غلام

ہی رہے گا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شاگرد نے اگر آپؐ کی غلامی میں نبوّت کو پا لیا تو وہ آپؐ کی عزّت کو بڑھانے کا موجب ہے گھٹانے کا موجب نہیں جیسے ایک پرنسپل کے شاگردوں کا ایم اے ہو جانا کوئی ہتک نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی عزّت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ جن کو پڑھائیں وہ بھی ایم اے ہوں غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تو نبی بن سکتے ہیں مگر باقی نبیوں کے شاگرد صرف صدیق اور شہید کے درجہ تک پہنچ سکتے تھے اور یہ آپ کو انبیائے سابقین پر ایک بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ (تفسیر کبیر تفسیر سورۂ کوثر جلد ششم جزء چہارم حصہ سوم ص ۳۹۷ تا ۳۹۸)

درخواستِ دُعا

مکرم قریشی عبد الباسط صاحب مکرم قریشی عبد الماجد صاحب کے والدِ محترم زیادہ علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے مکرم عبد الماجد صاحب کی بیگم صاحبہ نے دس روپے صدقہ بھی ادا کیا ہے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور قریشی صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ بھاگلپور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے (ناظر بیت المال آمد)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

آخری قسط

مذہب کی ضرورت عصر حاضر میں

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مذہب کے فوائد

اب میں اپنی اس تقریر میں "مذہب" کے فوائد کو اختصار سے بیان کرنا چاہتا ہوں مذہب کے درج ذیل فوائد ہیں

۱۔ مذہب انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین و ایمان پیدا کر کے اُسے بااخلاق اور باخدا بناتا ہے نیکی اور بدی کی تمیز اور انسان کی پیدائش کے مقصود و مطلوب کا وجدانی احساس صرف مذہب کے ہی ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۔ مذہب انسان کو تعلق باللہ کے علاوہ شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم دیتا ہے اس کے تین حصے ہیں:۔

(الف) انسان کا معاملہ اپنے نفس کے ساتھ۔ کیونکہ جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے جسم اور روح کا باہمی تعلق مغز اور اس کے قشر کی طرح ہے۔ جیسے بادام کے قشر کے اندر اس کا مغز ہوتا ہے جو مقصود ہوتا ہے۔

(ب) انسان کا معاملہ دوسرے انسانوں کے ساتھ۔ مذہب تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو دوسرے انسانوں کے ساتھ کس طرح عدل و احسان اور محبت و شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور سوسائیٹی کے لیسماندہ لوگوں اور غرباء کے ساتھ رحم اور حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیئے۔

(ج) انسان کو دوسرے حیوانات کے ساتھ بھی شرافت اور نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیئے اور ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے

۳۔ مذہب انسان کو بڑی اُمید اور قوت بخشتا ہے۔ مشکلات میں مایوس نہیں ہونے دیتا دنیوی ابتلاء اور تکالیف اسے روحانی انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں ارشاد باری ہے لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے کبھی مایوس نہ ہو دلوں کو سکون و طمانیت مذہب اور یادِ الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ مذہب والا انسان آخرت پر نظر رکھ کر دنیا کی ہر مشکل کو اٹھا لیتا ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اور مذہب ہی انسان کی نیت کا پورا پورا اجر دلا سکتا ہے معذور انسان بھی نیک نیتی کا بدلہ اور اجر و ثواب پاتا ہے۔

۵۔ لامذہب صرف قانون اور پولیس سے ڈرتا ہے مگر مذہبی انسان ہر جلوت و خلوت میں خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہے اس کے دل میں خشیتِ الٰہی ہوتی ہے مذہب انسان کی ضمیر اور ظاہری و باطنی قویٰ کی پرورش کرتا ہے

۶۔ مذہب والا انسان آخرت کا خیال کر کے اپنے اعمال میں محتاط رہے گا۔ مگر لامذہب صرف دنیوی مفاد اور حرص و لالچ کی وجہ سے عدل و انصاف نہ کرے گا۔

۷۔ مذہب ایک عظیم الشان عالمگیر اخوت "Universal Brotherhood" قائم کرتا ہے۔ کیونکہ جب سب مخلوق کا ایک خدا ہے تو تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں "الخلق عیال اللہ" کی حدیث نبوی صلعم ایسی عالمگیر اخوت کی تعلیم دیتی ہے۔ ایک دفعہ ایک دہریہ اور لامذہب لیڈر مسٹر کورے نے مجھ سے بیان کیا کہ میری تحریک کا مقصد بنی انسانوں میں اخوت Brotherhood پیدا کرنا ہے تب میں نے ان سے عرض کیا کہ مسٹر کورے

When you deny the fatherhood of God than how can be there brotherhood of men

کہ جب آپ خدا تعالیٰ کی ہستی (جو مخلوق کیلئے بمنزلہ باپ ہے) کا انکار کر رہے ہیں تب مخلوقِ خدا میں اخوت کیسے قائم ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ لاجواب اور خاموش ہو گئے۔

۸۔ کوئی انسانی قانون ایسا نہیں جو انسانی دائروں کو توڑ سکتا ہو۔ انگلستان والا جرمن والوں کے قانون کو نہیں مانتا۔ جرمنی والا انگلستان یا کسی اور ملک کے قانون کو نہیں مان سکتا۔ لیکن اگر کسی انسان پر یہ ثابت کر دیا جائے کہ فلاں قانون خدا تعالےٰ کا تجویز کردہ ہے۔ وہ فوراً اس پر عمل کرنے کو تیار ہو جائے گا خواہ وہ دنیا کے کسی حصے کا رہنے والا ہو۔

۹۔ مذہب نے ہمیشہ تعمیر کی ہے مگر دہریت اور لامذہبیت نے ہمیشہ تخریب کی ہے تاریخ مذاہب عالم مطالعہ کر کے دیکھ لو مذاہب کے ذریعہ جو انقلابات رونما ہوئے وہ تعمیری تھے مذہبی لوگوں کے خلاف جبر و تشدد مذہب کے منکروں نے ہی کیا ہے۔ ۱۰۔ مذہب اپنے اندر خاص کشش، جاذبیت اور روحانی طاقت رکھتا ہے وہ اتحاد و اتفاق در اس کمزوری کا باعث ہوا ہے تبھی اسکے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا ہوئے چنانچہ رینان جیسے بارہ مولانا عبد السلام ندوی نے لکھا ہے "رینان اگرچہ عقلی حیثیت سے مذہب کو اوہام اور خرافات کا مجموعہ سمجھتے تھے (انقلاب)"

مگر مذہب خصوصاً مذہب اسلام نے تمدن کے اعتبار سے جو حیرت انگیز انقلاب دنیا میں برپا کیا اسے صاف الفاظ میں دنیا میں تسلیم کرتا ہے کہ:۔

"مذہب کی عظیم الشان قوت کا سبب یہ ہے کہ وہ ایک زمانہ میں قوم کے فوائد قوم کے احتیاجات اور قوم کے خیالات کو متحد کر دیتا ہے اس لئے وہ تمام عناصر کا جن سے قومی روح پیدا ہوتی ہے دفعتہً قائم ہو جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مذہبی قوت کے استیلاء سے قوم کا مزاج عقلی نہیں بدل سکتا تاہم تمام قوتوں کا رُخ صرف ایک مقصد کی طرف ہو جاتا ہے یعنی تمام طاقتیں اس جدید مذہب کی حمایت میں کھڑی ہو جاتی ہیں اور مذہب کی عظیم الشان طاقت کا راز اسی اصول کے اندر مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی جن قوموں نے کارہائے نمایاں کئے ہیں اسی قسم کے مذہبی انقلاب کے زمانہ میں کئے ہیں اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کی تاسیس اسی دورِ انقلاب میں ہوئی ہے آنحضرت صلعم کے الہامی خیالات نے اس طریقہ سے قبائلِ عرب میں اتحاد پیدا کیا اور ان لوگوں نے تمام قوتوں کو زیر و زبر کر کے عظیم الشان سلطنت قائم کر لی"

(انقلابات الامم صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ)

اسلام کے انقلاب کا مقصود کسی سیاسی سلطنت کا قیام و تاسیس نہ تھا۔ یہ امر ثانوی حیثیت رکھتا ہے اصل کام جو اسلام نے کیا وہ یہ تھا کہ لوگوں کے دل و دماغ کو بدل دیا ان کی علمی تمدنی، معاشرتی اور اقتصادی حالت بدل دی انہیں بااخلاق اور باخدا انسان بنا دیا۔ شراب نوشی سے منع کر کے اور حلال و حرام کی تمیز قائم کر کے ان کی عقلوں پر خوشگوار اثر ڈالا اور علمی ترقی کی طرف انہیں ایسا راغب کیا کہ وہ روحانی و دینی علوم کے علاوہ دنیا کے ہر علم و فن میں ترقی کر کے یکتا روزگار بن گئے۔ تاریخِ عالم مسلمانوں کے علمی اور ذہنی کارناموں پر شاہد ناطق ہے۔

پس مذہب بے شمار دینی و دنیوی فوائد کا حامل ہے مذہب کی قدر و قیمت اور اس کے روحانی اثرات کو ایک پابند مذہب انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔

کامل مذہب

اس وقت دنیا میں کافی مذاہب پائے جاتے ہیں بے شک ہر ایک مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں پائی جاتی ہیں ہر وہ مذہب جو مستحکم ہو گیا اس کی اصل خدا کی طرف سے تھی مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے کامل مذہب کون سا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس مذہب میں دیگر مذاہب کے مقابل پر زیادہ خوبیاں پائی جائیں گی۔ وہ "کامل" ہوگا۔ ویسے کامل مذہب میں تین اہم خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے۔

اوّل:۔ اس مذہب کی تعلیمات کسی ایک قوم طبقہ اور زمانہ سے مخصوص نہ ہوں بلکہ اس کی تعلیمات میں عالمگیریت (Universality) ہو اور تمام نسلِ انسانی کی فلاح و بہبود اس کا مقصد ہو۔

دوم:۔ وہ مذہب اپنے اندر زندہ اور تازہ بتازہ نشانوں سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر نہ صرف یقین بلکہ اس سے سچا تعلق پیدا کرا دے کیونکہ بغیر یقین و بصیرت اور سچے تعلق کے کسی ہستی کو خدا ماننا وہم کے درجہ سے بڑھ کر نہیں۔

سوم:۔ وہ مذہب انسان کی فطرت و حالت میں ایسا تغیر و تبدیلی پیدا کرے کہ اس کی فطرت گناہ سوز ہو جائے جس کو دوسرے لفظوں میں نجات Salvation کہتے ہیں۔

الحمد للہ مذہب اسلام ان متذکرہ بالا خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے لہٰذا وہ ایک زندہ اور کامل مذہب ہے اسلام کی تعلیمات ہر پہلو سے مکمل اور عالمگیر اور قیامت تک کے لیے ہیں اور اس کی کتاب شریعت قرآن مجید بھی ہر قسم کے تغیر و تبدّل و تحریف سے محفوظ ہے کیونکہ اس کتاب کی حفاظت کا وعدہ بھی خود خدا تعالیٰ نے ہی فرمایا تھا یہ کتاب اللہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ کتاب بنانگِ دہل اعلان کرتی ہے۔

"اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ"

(باقی آئندہ)

حضرت رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عورتوں اور بچّوں سے حُسنِ سلوک

امسال جلسہ سالانہ قادیان پر بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۹ء خواتین کے اپنے علیحدہ پروگرام کے تحت جو اجلاس منعقد ہوا اس میں عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا نے مندرجہ عنوان پر تقریر کی جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

اللہ تعالےٰ نے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے مجسم رحمت بنا کر بھیجا اور فرمایا:-

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تمام مخلوقات میں سے حضور کا عورتوں اور بچّوں کے ساتھ سلوک بھی نہایت درجہ رحمت اور شفقت کا تھا ایسی غیر معمولی رحمت اور شفقت جس میں ان دونوں طبقوں کا غیر معمولی خیال رکھا گیا۔

سب سے پہلے میں عورتوں کے ساتھ حضورؐ کے حُسنِ سلوک پر کچھ عرض کروں گی اس کے بعد بچّوں سے حضور کی شفقت بھرے سلوک کی کچھ باتیں سناؤں گی۔

عورت کی زندگی کو ہم تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اوّل ماں دوسرے بیوی تیسرے بیٹی ان تینوں حیثیتوں میں ہی عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر رحمت حُسنِ سلوک سے بہت بڑا حصّہ ملا ہے۔

اگرچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے والدین بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے لیکن آپؐ نے اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ کی اپنی حقیقی ماں کی طرح عزت و تکریم کی جب انہیں دور سے آتا دیکھتے حضورؐ محبّت کے ساتھ بیقرار ہو کر فرماتے تھے۔ اُمّی اُمّی میری ماں میری ماں اور ان کے بیٹھنے کے لئے بڑے احترام کے ساتھ اپنی چادر بچھا دیتے اور جب وہ آپؐ سے رخصت ہونے لگتیں تو ہمیشہ ہی انہیں کوئی نہ کوئی تحفہ دے کر رخصت فرماتے۔

حضورؐ نے ہمیشہ ہی ماؤں کی خدمت کرنے ان سے ہمیشہ ہی ادب و احترام کے ساتھ پیش آنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ حضورؐ نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ:-

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی خدا کی خوشنودی اور اس کی جنّت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی ماں کی خدمت کر کے اسے حاصل کر سکتا ہے۔

عورت کی دوسری پوزیشن بیوی کی ہے اس سلسلہ میں آنحضرتؐ کا اپنا نمونہ بڑا ہی شاندار ہے حضور نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہے اور اپنے بارہ میں فرمایا کہ میں اس لئے تم سے بہتر ہوں کہ اپنے گھر والوں سے میرا سلوک تم سب سے اچھا ہے حضور نے ہمیشہ ہی مردوں کو اس امر کی تاکید کی ہے کہ تم لوگ اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرو نرمی کے ساتھ پیش آؤ ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھو انہیں تنگ نہ کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی نرینہ اولاد تھی وہ سب کی سب بچپن میں وفات پا گئی حضور اپنی بیٹیوں سے بہت پیار کیا کرتے تھے حضورؐ ان سے مل کر بہت خوش ہوتے تھے۔ حضورؐ نے اپنی بیٹیوں کی نہایت درجہ اعلیٰ تربیت فرمائی ہمیشہ اچھی اچھی باتیں انہیں سکھاتے رہتے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت فرمایا یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے حضرت فاطمہؓ کی شادی کے بعد حضورؐ اکثر ان کے گھر جاتے اور اپنی بیٹی کی خیریت معلوم کرتے انہیں نماز پڑھنے ذکر الٰہی کرنے کی تاکید فرماتے غرض پیارے آقا پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس کا اصلی مقام دے کر اس پر عظیم احسان فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احسانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے:-

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خون جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

—۲—

اب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچّوں سے جو حُسنِ سلوک تھا اس کی کچھ باتیں سناتی ہوں۔

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ حضور کے جو نواسے تھے وہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی کے بیٹے تھے حضورؐ ان سے بہت پیار کرتے انہیں گود میں اٹھا لیتے انہیں چومتے ان کو کھلاتے مناسب وقت پر ان کو اچھی اچھی باتیں یاد کراتے چنانچہ یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سی باتیں اپنے بچپن میں ہی اپنے نانا سے سیکھ لی تھیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسنؓ ابھی چھوٹے بچّے ہی تھے کہ زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر انہوں نے اپنے منہ میں ڈال لی حضورؐ نے دیکھ لیا اور فرمایا تھو تھو اسے پھینک دو اور فرمایا یہ زکوٰۃ کی کھجوریں ہیں یہ غریبوں کا حصّہ ہے ہمارے لئے ان کھجوروں میں سے کھانا مناسب نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نواسی جس کا نام امامہ تھا ان کے متعلق آتا ہے کہ حضور بسا اوقات اس ننھی بچی کو اٹھا کر نفلی نماز پڑھنے لگتے جب سجدے میں جانا ہوتا تو ننھی بچّی کو پہلے فرش پر بٹھا لیتے اور پھر خود سجدہ فرماتے سجدہ کر چکنے کے بعد پھر محبّت کے ساتھ گود میں لے لیتے۔

حضورؐ بچّوں کو بوقت ضرورت کھیل کود میں مشغول ہونے کی بخوشی اجازت بخشتے اور متروضہ رنگ میں بچّوں کے کھیلنے کو پسند فرماتے جب کبھی حضور کھیلتے بچّوں کے پاس سے گزرتے تو تعلیم کی خاطر انہیں خود السلام علیکم فرماتے۔ اسی طرح جب کبھی بچّوں کو تعلیم و تربیت کی باتیں کہتے اور سمجھانے کا موقع ملتا حضور اس سے ضرور فائدہ اٹھاتے چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک دعوت کے موقع پر ایک بچّہ آپؐ کے ساتھ ہی کھانے میں شریک ہو گیا وہ لقمہ اٹھاتے وقت پلیٹ سے کبھی کسی جگہ سے اور کبھی کسی اور جگہ سے لقمہ لگاتا حضورؐ نے پیار سے فرمایا دیکھو بچّے جب کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو پھر کھانا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور پلیٹ میں اپنے سامنے سے لقمہ لگاؤ یہ کھانے کے آداب ہیں حضور بڑی بے تکلفی سے ننھے بچّوں کو گود میں اٹھا لیتے ان سے پیار کرتے۔

بارہا ایسا بھی ہوا کہ حضور نماز پڑھا رہے ہیں اور عورتیں بھی نماز باجماعت میں شریک ہیں دورانِ نماز کسی بچّے کی رونے کی آواز حضور کے کان میں پڑی حضور نے نماز کو ہلکا کر دیا اور فرمایا میں نے نماز اس لئے ہلکی کر دی کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بچّے کی ماں کے دل کو تکلیف ہو۔ اللہ اللہ کس قدر شفقت اور رحمت ہے حضور کی ننھے بچوں پر اور ان کی ماں پر!!

حضورؐ چھوٹی عمر کے بچّوں کی خاص ڈھنگ سے تربیت بھی فرماتے مثلاً ان کے اندر جماعتی کاموں میں رازداری کا مادہ پیدا کرنے کے لئے ان پر بڑا اعتماد کرتے کسی ایسے کام سے ان میں سے کسی کو بھیجتے تو یہ بچّے بھی پوری ذمہ داری کا ثبوت دیتے اگر کسی قریبی رشتہ دار ماں وغیرہ تک نے بھی اس بارہ میں دریافت کرنا چاہا کہ کس کام سے حضورؐ نے تم کو بھیجا تھا تو صاف کہہ دیا کہ نہیں امّی جی یہ تو حضور کے راز کی بات تھی اس لئے افسوس ہے کہ میں آپ کو اس کی تفصیل بتا نہیں سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات بچوں سے دل لگی کی باتیں بھی فرما لیا کرتے ایک ننھے صحابی اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابھی چھوٹا ہی تھا کہ حضور ایک دفعہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائے حضور نے وضو کے لئے پانی منگوایا حضور وضو کرنے لگے میں حضور کے قریب کھڑا تھا حضور نے ازراہ شفقت کُلّی کا وہ پانی میرا دل بہلانے کے لئے مجھ پر پھینکا تھا وہ مجھے ابھی تک یاد ہے۔

اسی طرح ایک چھوٹی عمر کے صحابی جن کا نام عُمیر تھا انہوں نے کہیں سے ایک لال چڑیا پکڑ لی اس سے کھیلتے رہتے حضور نے بھی انہیں چڑیا سے کھیلتے دیکھا۔ یہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد جب کبھی میں اپنی ماں یا بھائی کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ازراہ

(باقی صفحہ ۱۰ پر دیکھئے)

بھارتیہ سرودھرم سمیلن بقیہ صفحہ اوّل

روزانہ مختلف ہندو پنڈتوں اور ودوانوں کی تقریریں ہوتی رہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے گرو جی نے اپنے وعدے کے مطابق روزانہ جماعت احمدیہ کو نمائندگی کا موقع دیا اور روزانہ ایک مقرر کو تقریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔

احمدی مبلّغین و نمائندگان کی تقاریر

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جن مقررین نے اس کانفرنس کو مخاطب کیا ان کی تفصیل اختصاراً درج ذیل ہے۔

مورخہ ۲۰ر جنوری کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطاب کیا۔ اور فرمایا۔ جس طرح آج یہ پنڈال مختلف رنگ برنگ کپڑوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ جو اس جلسہ گاہ کی خوبصورتی کو بڑھانے کا موجب بنے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگوں نے ہم مبلّغین کو مختلف پھولوں سے پروئے گئے ہار پہنائے ہیں جو اس پھول مالا کی خوبصورتی میں اضافہ کا موجب ہوئے۔ اسی طرح ہندوستان ایک گلدستہ ہے جس میں مختلف رنگ و نسل مختلف مذاہب و کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں ان مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے درمیان باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے اس سے ہمارے وطن ہندوستان کی خوبصورتی اس کی عزت اور وقار دنیا میں بڑھ سکتا ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صلح کل تعلیمات میں سے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔ اس تقریر کا مختصراً کنڑی زبان میں ترجمہ سنایا گیا اور اسٹیج سیکرٹری نے اس تقریر کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۲۱ر جنوری کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی تقریر ہندی زبان میں تھی آپ نے فرمایا کہ اس اندھکار کے زمانہ میں ہر ایک شخص کی خواہش اور جستجو ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ امن کی تعلیم اور شانتی کی ہتھیاپنا ہر یُگ میں اور ہر زمانے میں خدا کے نمایرشی کرتے رہے ہیں۔ آپ نے امن عالم کے لئے اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم پیش کرتے ہوئے قرآنی آیات۔ وید۔ اور گیتا کے مختلف شلوکوں سے توحید کو پیش کیا اور بتایا کہ جب دنیا والے خدا کو چھوڑ دیتے ہیں اس کی عبادت اور اپاسنا ترک کر دیتے ہیں۔ تب دنیا میں بدامنی پھیلتی ہے اور جب لوگ خدا کے اوتاروں کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے ہیں اور پرماتما سے صلح کرتے ہیں تو امن اور آشتی کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر ہمیں امن کی تلاش ہے تو ہمیں مذہبی کتب اور اوتاروں۔ رشیوں اور نبیوں کے رستے پر چلنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے بطور ثبوت وید۔ گیتا کے بے شمار منتر و شلوک اور قرآن مجید کی آیات کو پیش کیا۔

آپ کی اس نہایت ہی موثر تقریر کا ترجمہ کنڑی زبان میں اسٹیج سیکرٹری نے پیش کیا اور یہ بھی کہا کہ مولانا بشیر احمد صاحب کا نام مولانا بشیر احمد شاستری رکھنا چاہئیے ہمارے دھرم گرنتھوں پر عبور کی وجہ سے ہم آپ کو شاستری کا خطاب دیتے ہیں۔ جس پر پبلک نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ مولانا کی اس تقریر سے متاثر ہو کر آپ کو کچھ دیر بعد پھر تقریر کا موقع دیا گیا اور آپ نے پھر بیس منٹ تک موثر تقریر کی۔

مورخہ ۲۲ر جنوری کو محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تقریر بزبان ہندی ہوئی۔ آپ نے حضرت کرشن جی کے بارہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کان فی الھند نبیًا۔ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ اسی طرح ہندو شاستروں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بعض پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ بھوشیہ پران اور اپنشدوں میں سے بعض پیشگوئیاں بیان کیں۔

اس تقریر پر اسٹیج سیکرٹری نے کہا کہ فاضل مقرر نے حضرت محمد صاحب کے بارہ میں شاستروں سے بعض پیشگوئیاں سنا کر ہمارے علم میں اضافہ کیا ہے۔ ہمیں ان پیشگوئیوں پر غور کرنا چاہئیے۔

مورخہ ۲۳ر جنوری کو مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ آپ اسی روز اس اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے مدراس سے تشریف لائے آپ نے اپنی پُر جوش تقریر میں موجودہ زمانہ میں پیدا شدہ مختلف مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل بہترین رنگ میں ہمیں اسلام میں نظر آتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو بھی پیش کیا۔ جو ان مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں جماعت کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔

مورخہ ۲۵ر جنوری کو مکرم ایم۔ پی ابراہیم صاحب منگلور نے کنڑی زبان میں اتحاد بین المذاہب کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام مذاہب پیار، محبت اور رواداری اور اتحاد و اخوّت کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن مذہب کو نہ جاننے والے مذہب کے نام پر فسادات کرتے ہیں موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کی امن بخش سرگرمیوں کی طرف انہوں نے اپنی تقریر میں روشنی ڈالی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی یہ تعلیم بھی پیش کی کہ مسلمان اور ہندو خلوص دل کے ساتھ تمام اوتاروں رشیوں منیوں اور نبیوں کا احترام کریں۔

اس تقریر پر اسٹیج سیکرٹری نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بانی جماعت احمدیہ کی اس تعلیم کو ہم سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان منافرت انگریزوں کی مکاری کا نتیجہ تھی۔ لیکن ہم ان کی چالوں کو سمجھ چکے ہیں چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم اپنے اس اجتماع میں مسلمان نمائندوں کو بھی عزت احترام سے بٹھاتے ہیں اور اسلام کے پرچار کے لئے بھی اُن کو پورا حق دیا گیا ہے۔

ان کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی جس میں فرمایا کہ تمام مذاہب کے آپس کے ملاپ اور اتحاد سے نہایت امن بخش فضاء پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک دوسرے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ مَیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے تمام بانیان مذاہب پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کو سچا رشی اور اوتار سمجھتا ہوں۔ آپ نے ہندو بھائیوں سے اپیل کی کہ جس طرح ہم آپ کے اوتاروں کو سچا مانتے ہیں ان کی عزت کرتے ہیں اسی طرح ہندو بھائی بھی آگے بڑھیں اور حضرت محمد صلعم کی عزت کریں انہیں خدا کا اوتار اور پیغمبر تسلیم کریں۔

اس تقریر کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے اسٹیج سیکرٹری نے کہا کہ تمام مذاہب کے درمیان اتحاد و اتفاق اور باہمی روا داری کے لئے جماعت احمدیہ جو پُر خلوص خدمات بجا لا رہی ہے اس کے لئے مَیں مبارک باد دیتا ہوں۔

مورخہ ۲۶ر جنوری کو مکرم محمد یوسف صاحب بی کام (ڈائریکٹر رشمی ترجمان جماعت احمدیہ منگلور) کی تقریر ہوئی۔ آپ نے موجودہ یُگ کے کرشن اوتار حضرت امام مہدی علیہ السّلام کو پیش کرتے ہوئے ویدک دھرم شاستروں میں سے چند علامات بیان کیں۔ جو اس زمانہ میں ظاہر ہو چکی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان علامات کے مطابق یُگ اوتار بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ یہ تقریر سلسلہ کنڑی زبان میں تھی۔ اسٹیج سیکرٹری نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا اس یُگ میں آنے والے اس اوتار مہا پُرش کے بارہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئیے کیونکہ وہ ہندوستان کی پاک سرزمین میں مبعوث ہوئے ہیں۔

مورخہ ۲۷ر جنوری کو مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلّغ مدراس کی تقریر ہوئی۔ آپ نے ہندی زبان میں ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر تقریر کی۔ خدا تعالےٰ کی ذات پر ہونے والے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے اس زمانہ کے اوتار حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ خدا کی ہستی کے جو ثبوت و نشانات ظاہر ہوئے ہیں ان کا ذکر کیا اور اتھروید میں سے کل یُگ اوتار کی بعض علامات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ پر چسپاں کیا۔

اس تقریر کا ترجمہ کنڑی میں اسٹیج سیکرٹری صاحب نے بیان کیا اور کہا پرماتما کے وجود کے بارہ میں اس قسم کی تقریر وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ خدا کی ہستی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بانی کے بارہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئیے۔

مورخہ ۲۸ر جنوری کو آخری اجلاس تھا جس میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی شاستری کی تقریر ہوئی۔ آپ نے دھرم سمیلن کے انعقاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مذہب اور دھرم کے اصولوں پر چلنے کی تلقین کی آپ نے وید شاستروں سے اور قرآن مجید سے وہ اصول بیان کئے جو مذاہب میں مشترکہ طور پر پائے جاتے ہیں۔ آپ نے گیتا۔ وید اور قرآن کی تعلیمات کو پیش کیا۔ آپ نے بتایا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی صورت میں جو کلام نازل ہوا ان تمام اصولی تعلیموں پر حاوی ہے جو پہلی مقدس کتابوں میں بیان کی گئی ہیں۔ آپ نے وضاحت سے خدا تعالےٰ کی وحدانیت۔ رواداری تعلیم مساوات۔ تعلیم اخلاقیات پر روشنی ڈالی اور بتایا یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے اس سے قبل آنے والے رسولوں اور مقدس کتابوں کی عزت قائم کرنے کی تلقین کی ہے۔ آخر میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس زمانہ کے اوتار نے ۱۹۰۸ء میں یہ کہا تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو مذہبی لحاظ سے باہم صلح کرنی چاہیئے اگر یہ دو بڑی قومیں صلح اور اتحاد سے نہ رہیں گی تو پھر یہ خدا کی طرف سے مصائب میں مبتلا ہوں گی۔ چنانچہ یُگ اوتار کی آواز پر کان دھرا گیا جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔

سیکرٹری صاحب نے کنڑی زبان میں اس تقریر کا ترجمہ پیش کیا اور ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں اس پُر از معلومات تقریر کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین سے استدعا کی کہ مذہبی لحاظ سے انگریز نے ہم کو تقسیم کیا۔ اور Divide and Rule کی پالیسی اپنائی اس کو ہمیں چھوڑ باہم صلح اور اتحاد کی کوشش کرنی چاہئیے۔

چونکہ اب آخری اجلاس تھا اس لئے آپ کی تقریر ختم ہونے پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے شری گورو راگھویندر صاحب اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی مقررین کی ہر تقریر کے بعد انہیں پھول مالائیں پہنا کر انکی عزت کی جاتی تھی۔ اور تمام حاضرین تالی بجا کر خوشنودی کا اظہار کرتے تھے۔

ان اجلاسوں کی کاروائی کا تذکرہ کنڑی اور انگریزی اخبارات میں بھی آیا ہے۔ اور ہمارے مبلّغین کے فوٹو بھی بعض اخبارات نے شائع کئے ہیں۔

جلسہ کی حاضری جلسہ گاہ میں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ

نشستوں کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ روزانہ حاضرین سے بھرپور رہتا تھا۔ روزانہ کی حاضری جلسہ گاہ میں دس پندرہ ہزار کے درمیان رہتی تھی۔ اور اس جگہ پر آنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جاتی تھی۔

کمیٹی کی طرف سے روزانہ ایک وقت تمام زائرین کو مفت لنگر سے کھانا دیا جاتا تھا۔ اس میں روزانہ کھانا کھانے والوں کی تعداد تیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک ہوتی تھی۔

جماعت احمدیہ کا کیمپ

جماعت احمدیہ شیموگہ نے اس جگہ پر اپنا ایک الگ کیمپ منتظمین کی اجازت سے لگایا۔ یہ کیمپ نہر کے کنارے پر لگایا گیا تاکہ پانی کی سہولت رہے اس کیمپ میں جماعت کی طرف سے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مبلغین کرام اور سوراب۔ ساگر۔ بنگلور سے آنے والے احباب نیز جماعت احمدیہ شیموگہ کے جملہ کارکن خدام رات دن اسی کیمپ میں قیام کرتے رہے۔

قیام و طعام کا انتظام محترم سید خلیل احمد صاحب و سید منیر احمد صاحب پسران مکرم سید مدار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے سپرد تھا۔ انہوں نے نہایت ہی عمدہ انتظام اس جنگل میں کیا اور اس ویرانے میں ہم نے متواتر نو دن قیام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوں محسوس ہوا کہ ہم گھر میں قیام کئے ہوئے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

اس خیمہ میں باجماعت نمازیں ہوتی رہیں بعد نماز فجر درس جاری رہا جو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور مولوی بشیر احمد صاحب دیتے رہے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب یہاں تبادلہ خیالات کے لئے آتے رہتے۔ اور اسی دوران دو جمعہ بھی آئے جو وہیں ادا کئے گئے۔

بک اسٹال

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے یہاں وسیع پیمانے پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں دو اسٹال کرایہ پر لے کر بک اسٹال سجایا گیا۔ جہاں کثیر تعداد میں لوگ آکر بڑے شوق سے مختلف زبانوں کی کتابیں بالخصوص کنڑی زبان کا لٹریچر مفت و قیمتاً حاصل کرتے رہے خاص کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" جو کنڑی زبان میں شائع کی گئی تھی کثیر تعداد میں فروخت ہوئی۔ کنڑی زبان میں قرآن مجید کا بھی کافی مطالبہ رہا لیکن افسوس ہے کہ کنڑی زبان میں قرآن مجید ہمارے ہاں ابھی تک طبع نہیں ہوا۔ خدا کرے کوئی باہمت کنڑی جاننے والا قرآن مجید کا کنڑی زبان میں ترجمہ کر دے تو یہ ضرورت بھی ہماری پوری ہو جائے گی۔

اس بک اسٹال کی نگرانی مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ ہبلی کے سپرد تھی۔ انہوں نے بڑی ہمت اور محنت سے اس ذمہ داری کو ادا کیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بک اسٹال کے علاوہ سارے پنڈال میں ہمارے احمدی احباب نہایت وسیع پیمانے پر اسلام و احمدیت کا لٹریچر تقسیم کرتے رہے ہمارے نوجوان خدام ایک طریقہ اور سلیقہ سے تقسیم لٹریچر کے فرائض ادا کرتے رہے۔

نیز یہ بات بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ ہماری احمدی بہنیں چالیس میل دور شیموگہ سے سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ خورشید بیگم کے انتظام کے مطابق روزانہ مقام اجتماع میں آتیں اور جلسہ گاہ کے اس حصے میں جو مستورات کے لئے مخصوص تھا نہایت سلیقے سے عورتوں میں لٹریچر تقسیم کرتی رہیں۔ برقع میں ملبوس ہماری بہنوں کا اس طرح جلسہ گاہ میں لٹریچر کا تقسیم کرنا اور اسلام کی تبلیغ کرنا نہایت ہی ایمان افروز نظارہ تھا۔

میری ان بہنوں نے خاکسار سے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر طبع شدہ لٹریچر کم پڑ جائے اور مزید لٹریچر چھپوانے کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں ہم مالی قربانی کر کے اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

شری گورو راگھویندر صاحب سے ہمارے وفد کی ملاقاتیں

مورخہ ۲۰ جنوری کو مبلغین کا وفد گورو راگھویندر صاحب سے ملا اور ان سے محترم جناب امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں گفتگو کی۔ یہ بھی بتایا کہ ہم تو دھرم کے پرچار کے لئے آئے ہیں مفت لٹریچر دیں گے اس لئے بک اسٹال کے کرائے کو چھوڑ دیا جائے چنانچہ گورو صاحب نے اس بارہ میں کمیٹی کے ممبران سے کہا کہ جماعت احمدیہ کے بک اسٹال کا مزید کرایہ نہ لیا جاوے۔

مورخہ ۲۱ جنوری جناب مولوی بشیر احمد صاحب کی آمد پر مبلغین کرام کا وفد پھر ان سے جا کر ملا اور مولانا صاحب کا ان سے تعارف کرایا۔ موصوف نے ان سے بات چیت کی اور واپسی پر بطور احترام وفد کو خشک میوہ پیش کیا۔ اسی موقعہ پر خاکسار کا تعارف بھی مولوی امینی صاحب نے کرایا تو گورو صاحب نے کہا انہیں میں جانتا ہوں ان کی کوشش سے ہی آپ سب یہاں پر آئے ہیں۔

مورخہ ۲۸ جنوری کو آخری دن تھا اس لئے مبلغین کا وفد آخری ملاقات کے لئے گیا۔ خاکسار نے ان کو پھول مالا پہنائی۔ اور انہوں نے بطور احترام ہر ایک کو پھل پیش کیا۔ اس موقع پر خدام نے گورو صاحب کے ساتھ مبلغین کرام کا ایک فوٹو بھی لیا۔

اس موقع پر منتظمین نے کنڑی زبان میں ایک سووینیر شائع کیا ہے جس میں اسلام دھرم کے بارے میں بھی مضمون ہے اور اسلام کے بارہ میں بعض غلط باتیں شائع ہوئی ہیں ان کی طرف گورو جی کو توجہ دلائی گئی اور ایک چٹھی بھی لکھ کر دے دی گئی جس میں ان غلط باتوں کا ازالہ کیا گیا تھا۔ گورو جی نے وعدہ کیا کہ میں اس کے بارہ میں کاروائی کروں گا۔

شیموگہ میں تربیتی اجلاس
شکر الٰہی و شکریہ احباب

مورخہ ۲۴ جنوری کو ہم لوگ لبسوا پٹنہ گئے تھے۔ اور ۲۹ جنوری کی صبح کو جبکہ میلوں کا پروگرام ختم ہو گیا ہم وہاں سے واپس شیموگہ آگئے۔

شیموگہ میں مبلغین کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ رکھا گیا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔

یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس عظیم اجتماع میں اسلام اور سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حق و صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی ہمیں توفیق ملی ہے اور کیوں کہ اس اجتماع میں مسلسل نو دن تک روزانہ باقاعدہ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر مختلف زبانوں میں تقسیم کیا گیا اور نو دن تک ہر روز نصف گھنٹہ تک اسلام کے فضائل ڈیگ اوتار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچانے کی توفیق خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ شیموگہ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے وسائل کی کمی اور مالی کمزوری کے باوجود اس موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کی۔ جماعت کے احباب نے نہایت ہی خلوص اور جواں مردی اور ہمت کے ساتھ مسلسل نو دن تک مفوضہ فرائض سرانجام دئے۔ فجزاہم اللہ۔

یوں تو جماعت کا ہر فرد شکریہ کا مستحق ہے تاہم خاص طور پر جماعت احمدیہ شیموگہ کے صدر محترم سید مدار صاحب مکرم افتخار حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم خضر محمود صاحب قائد خدام الاحمدیہ مکرم منظور احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ مکرم منصور احمد صاحب مکرم سید خلیل احمد صاحب مکرم سید منیر احمد صاحب مکرم شیخ محمود صاحب مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب محترمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور دیگر مستورات شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح جماعت ہائے بنگلور، منگلور، سوراب و ساگر اور موگرال کے احباب تبلیغ۔ نیز تقسیم لٹریچر اور دیگر خدمات کی سرانجام دہی کے لئے یہاں تشریف لائے اور بہتر رنگ میں خدمات سرانجام دیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنے اوقات کی اور اموال کی قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے آمین۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزہ سیدہ خورشیدہ جہاں صاحبہ بی اے آنرز بنت مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب آف خانپور ملکی (بہار) کا نکاح عزیز مکرم داؤد احمد صاحب بختی بی ایس سی ابن مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم آف لکھنؤ کے ہمراہ بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۸/۲ کو بعد نماز عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ چونکہ لڑکی کے ولی اور لڑکا اس موقعہ پر حاضر نہ تھے۔ مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کیا تھا اور لڑکے نے مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر جائیداد کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کیا تھا۔ لہٰذا لڑکی کے ولی کے وکیل اور لڑکے کے وکیل نے ایجاب و قبول کیا۔

۲۔ عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم آف لکھنؤ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم سید شمس عالم صاحب ابن مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب آف خانپور ملکی مورخہ ۱۸/۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے گیارہ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض پڑھا۔ چونکہ لڑکی کے ولی مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب ابن سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم اور لڑکا اس موقعہ پر حاضر نہ تھے اس لئے لڑکی کے ولی نے مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر جائیداد اور لڑکے نے اپنی طرف سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو وکیل مقرر کیا تھا۔ لڑکی کے ولی کے وکیل اور لڑکے کے وکیل نے ایجاب و قبول کیا۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۵/ روپیہ درویش فنڈ میں ۱۰/ روپے اور شادی فنڈ میں ۵/ روپے ادا کئے۔ اور مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب نے شادی فنڈ میں ۵/ اور درویش فنڈ میں ۵/ روپے ادا کئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر دو رشتوں کے مبارک ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ مصلح موعودؓ

رپورٹ مرتبہ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ قادیان کا علیحدہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۷۷ء کو بعد دوپہر سوا دو بجے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا بعدہ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

سب سے پہلے عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق ہے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ یہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی شب و روز دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو موعود فرزند عطا کرنے کا نشان عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ نشان حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں پورا ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ مبارکہ شاہین نے حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے "اولوالعزم حضرت مصلح موعودؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ۵۰ سالہ دورِ خلافت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ اُن سے آپ کا اولوالعزم ہونا ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعض اقتباس سنا کر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کا عظیم الشان کارنامہ ربوہ کے قیام کا تفصیلی تذکرہ کیا۔

اس کے بعد خاکسارہ نے "زندہ خدا کا زندہ نشان حضرت مصلح موعودؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔ خاکسارہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کر کے آپ کو زندہ خدا کا زندہ نشان ہونا ثابت کیا۔ اس کے بعد عزیزہ حمیدہ عظمت نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ عزیزہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا ایک حصہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے عنوان پر تقریر کی۔

بعدہٗ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کی تصانیف۔ تقاریر اور خاص طور پر تفسیر کبیر کا جو آپ نے خدا سے علم پاکر لکھی تھی کا ذکر کیا۔ اور واضح کیا کہ واقعی آپ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیئے گئے تھے۔ اس کے بعد خاکسارہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں پنجابی نظم پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ نسیم اختر نے حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف کارنامے بیان کئے۔ عزیزہ صدیقہ تبسم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے ایک حصہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں چار لحاظ سے تین کو چار کرنے والا ہونا ثابت کیا۔ پہلا اس طرح کہ آپ کی پیدائش پیشگوئی کے چوتھے سال ہوئی۔ دوسرا اس طرح کہ حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے چوتھے فرزند تھے۔ اور تیسرے اُس وقت جب حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ نے بیعت کی۔ اور چوتھی بار ربوہ جیسے مقدس مرکز کا قیام ہونا۔ آخر میں آپ نے آپ کی ذاتِ بابرکات سے قوموں کا برکت پانا ثابت کیا۔

اس کے بعد راشدہ رحمٰن نے نظم پڑھی۔ عزیزہ فریدہ عفت نے "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان پر تقریر کی۔

پروگرام کے آخر میں حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی میں فرمایا تھا کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ چنانچہ آپ کی ذہانت اور فہم نے دنیا کے ممالک میں احمدیت کے تبلیغی مشن کھولے۔ مردوں اور عورتوں کی تنظیم کو مکمل کیا۔ خصوصاً لجنہ کا قیام اور ناصرات کا قیام جس سے ہر طبقہ کی عورتوں کو علمی میدان میں آگے کرنا قرآنِ مجید اور اُردو لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا کرنا بڑا عظیم الشان کام ہے اور آج ہر ملک میں اس تنظیم کے ماتحت احمدی خواتین دینی علوم اور تربیت کے میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

آخر میں حضرت سیدہ محترمہ نے حاضرات جلسہ میں بیداری کی روح پھونکتے ہوئے فرمایا کہ خدا کرے ہم سب آپ کی قائم کردہ تنظیم کو صحیح رنگ میں قائم کر سکیں تا ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے والیاں ہوں آمین۔

پروگرام کے آخر میں دینی امتحان ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۵ء میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں کو اس مبارک موقعہ پر انعامات تقسیم کیئے گئے۔

۱۹۷۵ء میں دعوۃ الامیر کے آخری حصہ کا امتحان ہوا تھا جس میں مندرجہ ذیل لڑکیوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔

اوّل:۔ امۃ النصیر نیاز
دوئم:۔ امۃ الرفیق بانگراوی
〃 :۔ عائشہ سلطانہ
سوئم:۔ امۃ الحفیظ ربانی
〃 :۔ بشریٰ بیگم مبشر
چہارم:۔ بشریٰ طیبہ غوری

۱۹۷۶ء میں ختم نبوت کی حقیقت کے ابتدائی ۱۲۴ صفحات قرآن مجید دوسرا پارہ باترجمہ۔ نماز جنازہ غائب کی دُعا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نظم کے چند اشعار اور رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ دُعا وغیرہ کا امتحان ہوا تھا۔ جس میں مندرجہ ذیل لڑکیوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔

اوّل:۔ امۃ النصیر نیاز
دوئم:۔ امۃ الحفیظ ربانی
سوئم:۔ بشریٰ حارثہ حبیبہ

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ آف لندن نے قادیان کی عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ کی تقریر پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے اس لڑکی کیلئے کچھ انعام دیکر گئی تھیں۔ چنانچہ اس بابرکت موقعہ پر عزیزہ امۃ العزیز بنت مکرم شیخ محمد صادق صاحب گجراتی کو بھی انعام دیا گیا۔

لجنہ کی بہنوں اور ناصرات نے بہت خاموشی سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمدللہ۔

نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت

(قسط دوئم)

منعقدہ اکتوبر ۱۹۷۶ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ماہ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں لجنات بھارت کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا۔ جس کے نتیجہ کی پہلی قسط گذشتہ ہفتہ کے اخبار بدر میں شائع کی جا چکی ہے۔ قسط دوئم درج ذیل ہے۔ — صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ رانچی (بہار)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ سیما احمد	۴۴/۱۰۰
۲	〃 الماس احمد	۴۳
۳	〃 حامدہ سجاد	۴۷
۴	〃 روبینا احمد	۵۲

دیہاتی لجنات

لجنہ اماء اللہ امروہہ (یوپی)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ذاکرہ بیگم	۶۷
۲	〃 قمر جہاں	۵۷
۳	〃 سلمہ نسیم	۳۵
۴	〃 پرچہ پر نام درج نہیں ہے	۵۴

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ (کشمیر)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ممتاز بانو	۶۷
۲	〃 نسیم اختر	۳۸
۳	〃 شمشاد بانو	۵۰
۴	〃 بشریٰ بانو	۴۷

لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ تبارک بی بی	۶۲

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲	عزیزہ مریم بیگم	۵۲
۳	〃 شکیلہ بیگم	۵۸
۴	〃 زینب بیگم	۶۷
۵	〃 امۃ الحیٔ بیگم	۵۳

لجنہ اماء اللہ کیرنگ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ القیوم رابعہ بیگم	۵۴

لجنہ اماء اللہ کیندرہ پاڑہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ فائیقون النساء	۵۶
۲	〃 نجم النساء	۶۱

لجنہ اماء اللہ پیشکال

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ راحتن بی بی	۳۷
۲	〃 فاخرہ بی بی	۴۹
۳	〃 نصرت بی بی	۵۱
۴	〃 کبریٰ بیگم	۵۳
۵	〃 حلیمہ بیگم	۵۰
۶	〃 الگن پاری بیگم	۵۳
۷	〃 اطہر بی بی	۶۰
۸	〃 رضیہ بیگم	۶۴
۹	〃 پائینہ بی بی	۶۷
۱۰	〃 نصرت جہاں بیگم	۷۰

دعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ زاد بہن زبیدہ بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ سے اطلاع دیتی ہیں کہ محترم خالو محمد علی صاحب کراچی میں وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ ادا فرمائی۔ تمام احباب سے محترم خالو صاحب کی مغفرت بلند درجات اور لواحقین کی صبر جمیلہ کی درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد سعید

مذہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں (بقیہ صفحہ ۵)

کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک کامل دین و مذہب صرف اسلام ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اسلام کے ایک جری پہلوان ہیں اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے تحدی کے ساتھ اعلان فرماتے ہیں۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

خدا کرے کہ دنیا کے لوگ اس زندہ اور کامل مذہب اسلام کی طرف رجوع کریں۔ دلوں کا سکون و اطمینان حاصل کریں اور پھر امن و اتحاد اور اخوت عامہ قائم کر کے اس دنیا کو جنتِ ارضی بنائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ صفحہ (۱۶) :— طرح فرماتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ اے ابو عمیر تمہاری لال چڑیا نغیر کیا کر رہی ہے۔

حضور بڑی عمر کے بچوں کے ورزشی مقابلے بھی دیکھا کرتے اور اُنکی حوصلہ افزائی بھی فرماتے ایک دفعہ کسی خدمت کے لئے کسی ایک جوان کو کسی مہم پر بھیجنا تھا تو دو نوجوانوں نے بیک وقت اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ دونوں میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ یہ خدمت بجا لانے کا موقعہ مجھے ہی دیا جائے۔ تب حضور نے فرمایا اچھا تم دونوں آپس میں کشتی کرو جو دوسرے کو گرائے گا ہم اُسے اس کام پر بھیجیں گے چنانچہ کشتی ہوئی اور جیتنے والے بچے کو خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسی طرح کسی شادی وغیرہ کی تقریب کے موقعہ پر نوعمر بچیاں خوشی کے گیت گاتیں تو حضور انہیں ناپسند نہ فرماتے بلکہ فرماتے یہ خوشی کا موقعہ ہے اُن کو اچھے گیت گا کر خوش ہو لینے دو۔

الغرض پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں اور بچوں کے ساتھ ایسا رحمت اور شفقت کا سلوک تھا جس نے اُنکی زندگی کی کایا پلٹ دی اور وہ حضور کی نظرِ شفقت کے نتیجہ میں بے مثال قربانیاں کرنے اور دین کی خدمت بجالانے والے بنے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور کی برکت سے ہم کو بھی ایسے ہی نیکو کار بندوں میں شامل ہونے کی حضور کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا — فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانِیْ

مسجد مبارک قادیان میں بخاری شریف کا درس

قادیان ۲۸ فروری۔ کل سے مقامی طور پر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بخاری شریف کا درس دینا شروع کیا۔ مقامی احباب پورے ذوق و شوق سے اس روحانی مجلس میں شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ درس دینے والوں اور سننے والوں کو اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

٭— مکرم رفیق احمد صاحب آف تنزانیہ مورخہ ۲۴ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

٭— مورخہ ۲۶ کو مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش نے اپنے بڑے نواسے کا عقیقہ کیا اور دو بکرے ذبح کر کے انکا گوشت درویشان میں تقسیم کیا مکرم ڈاکٹر صاحب کے داماد مکرم ناصر احمد صاحب کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے کا عقیقہ قادیان ہی میں کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

درخواست ہائے دُعا

مکرم برادرم سلطان احمد صاحب آف چینکاڈی کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں اب کچھ افاقہ تھا گذشتہ دنوں انکی ایک آنکھ کا بھی آپریشن ہوا تھا جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ لیکن چند روز سے موصوفہ پھر شدید طور پر بیمار ہو گئی ہیں۔ سر میں شدید درد اور چکر آنے شروع ہو گئے ہیں اسی طرح پیٹ میں بھی درد رہتا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے موصوفہ کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ عنایت اللہ مجددو ہی قادیان۔

۲— محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد کے ہاں مورخہ ۵ کو لڑکی تولد ہوئی تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اُس کا نام عطیۃ العلیم رکھا ہے محترم سیٹھ صاحب اس خوشی میں ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تمام احباب جماعت سے درخواست دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔ ۳— خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب کینیڈا کی گردن میں چند سال قبل ایک حادثہ میں چوٹ آئی تھی تا حال اس میں تکلیف ہوتی ہے جملہ احباب سے موصوف کی شفاء کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سعید احمد قریشی درویش۔

یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں علمی و ورزشی مقابلے

امسال ۲۰ فروری یوم مصلح موعودؓ کے مبارک موقعہ پر احمدیہ سپورٹس کمیٹی قادیان کی طرف سے علمی اور ورزشی مقابلوں کا ایک پروگرام مورخہ ۱۷ فروری تا ۲۰ فروری مرتب کیا گیا۔ جس میں تفصیل ذیل خدام نے حصہ لیا۔

مورخہ ۱۷ کو رنگ پیپر کے مقابلے ہوئے جن میں A گروپ میں ۶ ٹیمیں اور B گروپ میں سات ٹیمیں شامل ہوئیں۔

مورخہ ۱۸ بروز جمعہ کو صبح دس بجے اطفال کی دو ٹیموں کے درمیان ایک فٹ بال میچ ہوا جس میں عزیز حبیب احمد خادم کی ٹیم 3-1 کے مقابلہ میں اوّل رہی بعد نماز جمعہ رنگ پیپر کے سیمی فائنل اور فائنل مقابلے ہوئے۔

A گروپ میں اوّل سید بشارت احمد صاحب اور عبد العزیز صاحب اختر
دوئم عبد المالک صاحب ملکانہ اور محمد انعام صاحب ذاکر
سوئم انعام الحق صاحب اور نصیر احمد صاحب حافظ آبادی رہے۔
اور B گروپ میں اوّل۔ مرزا مظفر احمد اور فیض احمد نانبائی
دوئم۔ منیر الدین منگلی اور محمود احمد کالا افغاناں
سوئم۔ سرفراز احمد اور عبد النعیم اعجاز رہے۔

اسی روز بعد نماز عصر B اور C گروپ کے درمیان فٹ بال میچ ہوا جس میں منور احمد صاحب نسیم کی ٹیم 3-1 کے مقابلہ میں اوّل رہی نیز اسی روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں حُسنِ قرأت (قرآن کریم) کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۳ خدام نے شرکت کی ججز کے فرائض محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری اور محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سرانجام دئے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل:— مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم۔ دوئم۔ عزیز کے ایم محمد صاحب سوئم: مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ رہے۔

مورخہ ۱۹ کو C ٹیم کے والی بال میچ ہوئے۔ جس میں کل ۴ ٹیمیں شامل ہوئیں اس کے بعد اسی روز A ٹیم کا والی بال میچ ہوا جس میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی ٹیم 3-1 سے اوّل رہی اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری کی ٹیم دوم رہی۔ ریفری کے فرائض مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش نے سرانجام دئے۔

اسی روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں نظم خوانی (کلام محمود) کا مقابلہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی صدارت میں ہوا۔ ججز کے فرائض مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سرانجام دئے۔ مقابلہ میں ۱۷ خدام نے حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل:— مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ دوم:— مکرم مظفر احمد صاحب اقبال۔
سوئم:— مکرم محبوب احمد صاحب امروہی رہے۔

مورخہ ۲۰ کو بعد نماز عصر سپورٹس کمیٹی کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کے معزز ممبران و عہدیداران و معززین احباب کو گراؤنڈ میں مدعو کیا گیا تھا چنانچہ ٹھیک وقت پر جملہ معززین تشریف لے آئے۔

ہمارے لئے یہ امر بہت خوشی کا باعث بنا کہ اس موقعہ پر ہماری دعوت قبول فرماتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بنفس نفیس کھلاڑیوں اور منتظمین کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے۔ محترم ناظر صاحب تعلیم اور سپورٹس کمیٹی کی طرف سے آنمحترم کا استقبال کیا گیا۔ اور اس کے بعد اس روز کی کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے C ٹیم کا فائنل والی بال میچ ہوا۔ جس میں عزیز مبارک احمد صاحب مدراسی کی ٹیم پہلی دونوں گیمیں جیت کر اوّل رہی۔ اس کے بعد اطفال کی بعض دلچسپ کھیلیں ہوئیں جس میں ۱۵۰ کے قریب اطفال نے حصہ لیا۔ اطفال کے ۵ مختلف گروپ بنا دئے گئے تھے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق ان مقابلوں میں ۴۵ اطفال اوّل دوئم سوئم رہے۔

آخر میں A ٹیم کا فٹ بال فائنل میچ ہوا۔ جو بے حد دلچسپ رہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد یہ میچ شروع ہوا۔ مکرم عبد العزیز صاحب اصغر کی ٹیم اس میچ میں 3-1 کے مقابلہ میں اوّل رہی اور مکرم احمد سعید صاحب کی ٹیم دوئم رہی۔ ریفری کے فرائض مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام افسر سپورٹس نے سرانجام دئے۔

مورخہ ۲۱ کو نصرت گرلز ہائی سکول میں سپورٹس کمیٹی کی طرف سے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جملہ کھلاڑیوں و اطفال (جنہوں نے ٹورنامنٹ میں حصہ لیا تھا) کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران و عہدیداران دیگر معززین جماعت کو مدعو کیا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پہلے جملہ اطفال کو اپنے دستِ مبارک سے لڈو تقسیم فرمائے اور پھر ٹی پارٹی میں شرکت فرمائی جس میں تقریباً سوا صد کے قریب کھلاڑی و معززین جماعت شامل ہوئے پارٹی کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کھلاڑیوں کو زرین نصائح سے نوازا اور اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کمیٹی قادیان۔

[illegible]

جلسہ تقسیم انعامات سپورٹس بٹالہ میں تبلیغی تحائف کی پیشکش

بیرنگ یونین کرسچن کالج بٹالہ سپورٹس کے منتظمین کی طرف سے بتیسویں ۳۲ سالانہ ATHLETIC MEET میں شرکت کی دعوت موصول ہونے پر قادیان سے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، خاکسار حکیم محمد دین اور مکرم منیر احمد صاحب صدیقی، حسب پروگرام مؤرخہ ۲۶/۲/۷۷ کو اس تقریب میں شامل ہوئے۔ منتظمین کی درخواست پر بعض مقابلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کی حوصلہ افزائی کے مدِ نظر منتظمین کی درخواست پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے انہیں ہار پہنائے اور پھر ان کے ساتھ ہمارے وفد کا گروپ فوٹو لیا گیا۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی شری ایم۔ ایس۔ رندھاوا پرنسپل لائل پور خالصہ کالج جالندھر تھے جن کے ذریعہ تقسیم انعامات کے بقیہ پروگرام کی تکمیل ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر جماعت احمدیہ کے وفد نے مہمانِ خصوصی، منتظمین جلسہ اور مسٹر میکملن سیکرٹری کرسچن اسٹی ٹیوٹ آف سٹڈیز آن سکھ ازم سے ملاقات کی اور وفد کے قائد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ان کی خدمت میں قرآن مجید اور سلسلہ کے لٹریچر کے تحائف پیش کئے۔ جو بہت شکریہ کے ساتھ قبول کئے گئے۔

منتظمین کی طرف سے تقریب کے اختتام پر مدعو احباب کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں ہمارے وفد کو مہمانِ خصوصی کے ساتھ اس اعزاز میں شریک کیا گیا۔ ہم اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیم کی طرف سے اس تقریب کے جملہ منتظمین کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خاکسار:
حکیم محمد دین۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ سیدہ امۃ القدوس سلمہا نے امسال گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر سے ہندی آنرز (پربھاکر) کا امتحان دیا اور ۳۷۱/۴۵۰ نمبر لے کر ہائی سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ اس خوشی میں عزیزہ نے ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ عزیزہ نے ۱۹۷۵ء میں بی۔ اے پاس کیا تھا۔ اب اپریل ۱۹۷۷ء میں ہندی ایم اے پارٹ I کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید شجاعت علی۔ ساہنیہ رتن۔ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

جماعتہائے احمدیہ بہار۔ بنگال و اڑیسہ از مؤرخہ ۲ ر مارچ ۱۹۷۷ء

جملہ عہدیداران جماعتہائے بہار۔ بنگال و اڑیسہ کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مؤرخہ ۲/۳/۷۷ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق حصول وعدہ جات و وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت اور احباب کرام نیز مبلغین و معلمین وقفِ جدید حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲/۳/۷۷	سندرگڑھ	۱۷/۴/۷۷	۱	۱۸/۴/۷۷
گیا	۴/۳/۷۷	۱	۵	سمبلپور	۱۸	۱	۱۹
آرہ	۵	۱	۶	بسنہ	۲۰	۱	۲۱
ارول	۶	۱	۷	پیرۃ	۲۱	۱	۲۲
پٹنہ	۷	۱	۸	ڈھینکانال	۲۳	۱	۲۴
مظفرپور	۹	۱	۱۰	غنچہ پاڑہ	۲۴	۱	۲۵
بتھولی۔ دربھنگہ	۱۰	۲	۱۲	تالچیر	۲۵	۱	۲۶
مونگھیر	۱۲	۱	۱۳	تالبر کوٹ	۲۶	۱	۲۷
اوریں	۱۳	۱	۱۴	ارکھ پٹنہ	۲۷	۱	۲۸
بھاگلپور	۱۴	۲	۱۶	کرڈاپلی	۲۸	۲	۳۰
برہ پورہ	۱۶	۱	۱۷	پینکال	۳۰	۱	۱/۵/۷۷
خانپور ملکی	۱۷	۲	۱۹	کوٹ پلہ	۱/۵/۷۷	۱	۲
ملاری	۱۹	۱	۲۰	چڈوار	۲	۱	۳
پکوڑ	۲۰	۱	۲۱	کیندرہ پاڑہ	۳	۱	۴
رانچی۔ سملیہ	۲۲	۲	۲۴	سرلونیا گاؤں	۴	۱	۵
حسری	۲۴	۱	۲۵	سونگھڑہ	۵	۲	۷
چائے باسہ	۲۵	۱	۲۶	کٹک اوایم پی	۷	۲	۹
سونی بنی ماٹنز۔ پہرہ کھنڈار	۲۶	۳	۲۹	خوردہ	۹	۱	۱۰
جمشید پور	۲۹	۲	۳۱	مانیکا گوڑہ	۱۰	۱	۱۱
کلکتہ	۳۱	۴	۴/۴/۷۷	کیرنگ	۱۱	۳	۱۴
ڈائمنڈ ہاربر۔ بتھاری	۵/۴/۷۷	۲	۷	نرگاؤں	۱۴	۱	۱۵
ابراہیم پور۔ بھرت پور	۷	۲	۹	بھوبنیشور	۱۵	۲	۱۷
تانگرام	۹	۱	۱۰	سری پار پدا پیالی	۱۷	۱	۱۸
رائے گرام	۱۰	۱	۱۱	کٹک	۱۸	۱	۱۸
کنتھیا	۱۱	۱	۱۲	تارہ کوٹ	۱۹	۱	۲۰
کلکتہ	۱۲	۱	۱۳	سورو	۲۰	۱	۲۱
رادر کیسلہ	۱۴	۲	۱۶	بھدرک	۲۱	۲	۲۳
جھاڑسوگڑہ	۱۶	۱	۱۷	کلکتہ	۲۴	۱	۲۵
				قادیان	۲۸/۵/۷۷	-	-

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Phones: 52325/52686. P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس کانپور
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
(مکھنیا بازار کانپور ۲۹/۴۲)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر، دنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عیدین مبارکباد کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:
The kerala Horns Emporium,
TC-38/1582 Manacaud
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN-695009.
PHONE-NO: 2351
P.B.-NO: 128
CABLE: "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!

AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, Second Main Road
C.I.T. Colony,
MADRAS-600004.
Phone No. 76360.

پارلیمنٹ کے حالیہ انتخابات
کے متعلق
ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے پارلیمنٹ کے انتخابات پندرہ اور سولہ مارچ کو ہندوستان بھر میں ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے سیاست کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ کسی سیاسی پارٹی میں شامل ہو کر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا پسند کرتی ہے۔ البتہ جہاں تک ووٹ کے استعمال کا تعلق ہے۔ ملک کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنا ووٹ ایسے نمائندوں کو دے جو ملک کے نظم و نسق کو بہترین رنگ میں چلا سکیں۔ ہمارے ملک میں کئی سیاسی جماعتیں میدان میں آئی ہیں اور اپنا اپنا منشور بھی انہوں نے پیش کیا ہے۔ مرکز سلسلہ کی نظر میں کانگریس پارٹی نے اب تک ایسا کردار ملک کے سامنے پیش کیا ہے جس سے ہر مذہب و ملت کا شخص اس کو اپنانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے لئے کانگریس کے منشور میں ان کے حقوق کا تحفظ اور ترقی کرنے کے یکساں مواقع میسر ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد سے اب تک جماعت احمدیہ کا تجربہ بھی یہی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو یہی مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ کانگریس کے امیدوار کو ووٹ دیں۔ البتہ اگر کسی حلقہ میں مقامی حالات کے پیش نظر کوئی دوسرا امیدوار بہتر خیال کیا جاوے تو اس کے بارہ میں مقامی جماعت کے مشورہ کے بعد تفصیلی کوائف مرکز میں بھجوا کر رہنمائی حاصل کی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ولادت

مورخہ ۲۲ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "خورشید احمد خادم" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کا پوتا اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: جاوید اقبال اختر

درخواست دعا

خاکسار کو کچھ حاجات درپیش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ حاجات جلد پوری فرمائے۔ اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

خاکسار:
[illegible]
دارالصدر [illegible] ربوہ، پاکستان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجیئے۔ (مینیجر بدر)

تقرر ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ممبر مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد [illegible] ۱۸-۲-۷۷ میں ریکارڈ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تقرر ممبر مجلس وقف جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مکرم بی۔ ایم۔ داؤد احمد صاحب ایڈووکیٹ (مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان) کو بھی مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کا رکن مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تقرری سلسلہ کے لئے اور ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ نشر و اشاعت

جماعتوں اور احباب سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ دنیا کو دہریت و شرک سے نجات دلانے، خالق و مالک وحدہٗ لاشریک ہستی کے آستانہ پر رجوع کرنے، اسلام و احمدیت کا پیغام بھولی بھٹکی مخلوق تک پہنچانے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار مخلوق کے دلوں میں پیدا کرنے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیاء اسلام، اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبۂ اسلام کے جو کام سرانجام دئیے جا رہے ہیں ــــ نظارت دعوۃ و تبلیغ ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہر سال ایک لاکھ روپے کا لٹریچر شائع کرتی رہتی ہے۔ اور جماعتوں و مالی وسعت رکھنے والے احباب کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے اس سال کے بجٹ میں پانچ ہزار روپے مشروط بآمد رکھے ہوئے ہیں۔ کہ جماعتوں و مخیر احباب کی خدمت میں تحریک کر کے حاصل کئے جائیں۔ چونکہ مالی سال ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے جماعتوں اور صاحب حیثیت دوستوں سے درخواست ہے کہ "نشر و اشاعت" کے اس مبارک کام میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جملہ رقوم امانت "نشر و اشاعت" محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائی جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفۂ اشاعت	ہفتہ وار
۳۔۴۔ پرنٹر و پبلشر	ملک صلاح الدین
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
۵۔ ایڈیٹر کا نام	محمد حفیظ بقاپوری
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
۶۔ اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام	صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر اخبار بدر قادیان
۲۸ فروری ۱۹۷۷ء